۲۹۵۰
ع ۲۱۴۰
قادیانی ساختہ دکن
۲۱۴۱

جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

الحمد للہ کہ رسالہ

قادیانی مباحثہ دکن

واقع سکندرآباد دکن بتاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۲۳ء

جو علماء اسلام کی موجودگی میں بربنگلہ سیٹھ علاء الدین صاحب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاتح قادیان اور مولوی شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی کے مابین بابت پیشگوئی مرزا صاحب قادیانی متعلقہ مرزا سلطان محمد صاحب ناکح منکوحہ آسمانی

(تحریری ہوا تھا بغرض فائدہ عام شائع کیا گیا)

بفرمایش
سکرٹری انجمن اہلحدیث سکندرآباد دکن

نظام دکن پریس بازار عیسیٰ میاں حیدرآباد دکن میں طبع ہوا

قیمت ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

مباحثہ ہذا پر علماء کرام کی آراء

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب احمدی میں جو مناظرہ بتاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء سکندر آباد میں ہوا۔ زمرہ سامعین میں ہم لوگ بھی شریک تھے دونوں فریق کی گفتگو سننے کے بعد ہم لوگ جس نتیجہ تک پہنچے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔

بحث اس میں تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے الہامی دعویٰ میں سچے تھے یا نہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کی حسب ذیل عبارت پیش کی۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو"

اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنا آخری فیصلہ ان لفظوں میں درج کیا ہے کہ

"اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائیگی"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے بعد یہ بیان دیا۔

(۱) داماد احمد بیگ (مسمی سلطان احمد) اس وقت تک زندہ ہے۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت آچکی۔

احمدی جماعت نے ان کے اس بیان کو تسلیم کیا۔ اس لئے ہم لوگ نہایت آسانی کے ساتھ اس نتیجہ تک پہنچ گئے کہ مرزا صاحب اپنے قول کے موافق جھوٹے ہیں۔ اور یہی مولوی ثناء اللہ صاحب کا دعویٰ تھا۔ اگرچہ اس کے بعد احمدی مناظر نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود مرزا صاحب کے اقوال و یقینیات کی تردید میں مصروف تھے۔

مثلاً مرزا صاحب اپنی پیشگوئیوں کے متعلق یہ یقین رکھتے تھے کہ

"میری سچائی کے جانچنے کے لئے میری پیشگوئی سے بڑھکر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے تمہید میں ان کے اس نظریہ کا ذکر بھی کر دیا تھا لیکن احمدی مناظر نے خدا جانے کیوں اس کی تردید کی ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

"پیشگوئی اصل چیز نہیں"

مرزا صاحب تو پیشگوئی کو سب سے بڑھ کر محک امتحان خیال کرتے تھے۔ لیکن ان کے

وکیل نے دعویٰ کیا کہ پیشگوئی سے کھرے کھوٹے کا امتیاز مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے

ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"پیشگوئی کا ایسا پورا ہونا جس سے غیب کا پردہ اٹھ جائے ناممکن ہے"

حتیٰ کہ سب سے بڑھکر محک امتحان کو انہوں نے متشابہات میں داخل کر دیا۔ اسیطرح مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو "تقدیر مبرم" قرار دیا تھا لیکن ان کے وکیل نے اسے مشروط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ قطع نظر اس سے کہ یہ خود مرزا صاحب کی تردید تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب شرائط کی تشریح پوچھی۔ تو انہوں نے ایسی عبارتیں پیش کیں جن سے کسی اور شرط کا بالکل پتہ نہیں چلتا۔ اور زبردستی وہ مرزا صاحب کی بعض عبارتوں سے شرط پیدا کرنا چاہتے تھے لیکن عبارت اس سے ابا کر رہی تھی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ اگر اسے "تقدیر مبرم" بھی مان لیا جائے تب بھی اس کا ٹلنا مشکل نہیں۔ ثبوت میں انہوں نے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ "تقدیر مبرم" کی ایک قسم ٹل سکتی ہے۔ عبارت مانگی گئی تو انہوں نے دینے سے انکار کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہاں تک کہا کہ اگر یہ عبارت مجدد صاحب کے کلام میں نکل آوے تو میں اپنے تمام دعووں سے باز آجاؤنگا لیکن اس پر بھی ان کو انکار پر اصرار رہا۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مجدد صاحب کے کلاموں میں ہم لوگوں کے نزدیک بھی

ایسی کوئی عبارت نہیں ہے مَنِ ادّعیٰ فعلیہ البیان

علاوہ اس کے گفتگو سے بھی یہ بات غیر متعلق تھی۔ سوال تو یہ ہے کہ سلطان محمد کی موت کے ساتھ مرزا صاحب کی صداقت وابستہ تھی جب وہ نہ مرا تو ان کی صداقت بھی قطعی ہوا ہو گئی۔ ہم لوگوں کو اس پر سخت حیرت ہوئی کہ جب سلطان محمد مرزا صاحب کی دھمکیوں سے اعراض کر کے ان کی منکوحہ آسمانی پر قابض رہا اور ان کے الہام کے مقابلہ میں اس نے استقلال کے ساتھ احمد بیگ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھا۔ تو پھر اس کے توبہ کے کیا معنے ہو سکتے ہیں لیکن جب خط دیکھا گیا تو اس میں سلطان محمد نے کچھ بھی نہیں لکھا تھا نہ اس نے مرزا صاحب کو "نبی مانا ہے" "نہ مسیح نہ مہدی" کچھ بھی نہیں بلکہ اس نے یہ جملہ لکھ کر کہ "پہلے بھی جو خیال کرتا تھا وہی اب سمجھتا ہوں" خط کے الفاظ میں ایک دوسرے معنی پیدا کر دیئے۔ مثلاً اس نے مرزا صاحب کو شریف النفس نیک وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور کہتا ہے ان کو ہمیشہ یہی سمجھتا رہا ہوں تو اب سوال یہ ہے کہ منکوحہ آسمانی سے نکاح کرنے کے وقت اور مرزا صاحب کی دھمکیوں کے بعد نکاح کو قائم رکھنے کے وقت کیا وہ مرزا صاحب کو اس معنی میں نیک سمجھتا تھا جس معنی سے مرزائی سمجھتے ہیں کس قدر عجیب ہے کہ ایک شخص

کسی کو موت کی بد دعا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے مرنے کے بعد تیری بیوی سے میں نکاح کرونگا۔ اور وہ ایسے شخص کو نیک شریف بھی خیال کرتا ہو۔
مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ بیان کہ اس خط میں تعبیر لغفی جو ٹیں ہیں بالکل صحیح ہے۔ اور ان الفاظ کے وہی معنی ہیں جو اس شعر میں ہیں ؎

بڑے پاک باطن بڑے صاف دل
ریاض آپ کو کچھ ہم ہی جانتے ہیں

بہر حال اگر مرزا صاحب کی پیشگوئی کو مبرم نہیں بلکہ مشروط بھی مان لیا جائے یا مبرم کے ٹل جانے کو بھی بفرض محال تسلیم کر لیا جائے اور اخیر میں پھر اس خط کو بھی سلطان محمد کا صحیح خط سمجھ لیا جائے۔ اگرچہ اس کی صحت کا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا گیا۔ پھر بھی توبہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور ہر حالت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا فیصلہ قضی الرجل علی نفسہ (مرزا صاحب اپنا فیصلہ خود کر کے دنیا سے تشریف لے گئے ہیں) بالکل صحیح ہے۔ الہام کا دعویٰ خود مرزا صاحب نے کیا تھا۔ حجت انہی کی بات ہو سکتی ہے دوسروں کو اس میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

دستخط حکیم مقصود علی خاں[۱]۔ دستخط محمد عبد القدیر صدیقی پروفیسر جامعہ عثمانیہ[۲]

دستخط محمد عبدالواسع پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ۔ [۴] دستخط عبدالحی پروفیسر جامعہ عثمانیہ
[۵] مناظر احسن گیلانی پروفیسر کلیہ عثمانیہ۔ [۶] ابوالفدا انور محمد مدرس مدرسہ دینیہ سرکار عالی
[۷] سید محمد بادشاہ قادری۔ [۸] مولوی محمد بن ابراہیم دہلوی۔ [۹] مولوی محمد امین پنجابی
[۱۰] مولوی الہ داد خاں۔ مفتی [۱۱] عبد اللطیف پروفیسر جامعہ عثمانیہ۔ [۱۲] حکیم شیخ احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی النبی و آلہٖ الکریم

عرصہ سے ممالک محروسہ سرکار عالی (حیدرآباد دکن وغیرہ اضلاع) میں قادیانی مذہب
کی تحریک بڑے زور سے پھیل رہی تھی جس کی وجہ سے دیندار طبقہ مسلمانوں میں سخت
پریشانی تھی۔ کیونکہ سیٹھ الہ دین مرحوم سوداگر سکندرآباد کے بڑے بیٹے عبد اللہ الہ دین نے
قادیانی مذہب قبول کر کے اس کی اشاعت شروع کر دی تو خود ان کے بھائیوں
میں اختلاف پیدا ہوا۔ اب ضرورت محسوس ہوئی کہ قادیانی مذہب کے متعلق
فیصلہ کن مقابلہ کیا جائے اس خدمت جلیلہ کے لئے دور دراز ملک پنجاب میں
نظر پڑی تو حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری شیر پنجاب فاتح
قادیان کو تکلیف دی گئی۔ جناب ممدوح مع مولانا محمد صاحب دہلوی اور مولوی
محمد امین صاحب امرتسری کے ۱۶ جنوری ۱۹۲۳ء کو وارد سکندرآباد دکن ہوئے۔
پہلی تقریر آپ صاحبوں کی ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء کو سکندرآباد ہی میں ہوئی

جس میں سکندرآباد اور بلدہ حیدرآباد کے لوگ بکثرت شریک تھے مولانا فاتح قادیان کی تقریر کا تمام علاقہ میں ایک غلغلہ بلند ہوا۔ بلدہ حیدرآباد میں کئی جگہ وعظ کے جلسے ہوئے جن میں مولانا محمد صاحب دہلوی اور مولوی محمد امین صاحب امرتسری کی تقریر عموماً توحید و سنت پر ہوتی اور مولانا فاتح قادیان کی تقریر کا اکثر حصہ قادیانی مذہب کے متعلق ہوتا۔ مولانا موصوف کا طرز بیان عجیب دلفریب ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی کتابیں تو گویا آپ کو حفظ ہیں ہر بات میں مرزا صاحب کی کتابوں سے حوالہ موجود۔ ان وعظوں کے اثر سے قادیانی جماعت بہت گھبرائی تو عبداللہ الہ دین صاحب نے قادیان سے مرزائی عالموں کو بلایا اور مباحثہ کی بابت تحریک ہوئی۔

انجمن اہلحدیث سکندرآباد سے ان کی خط و کتابت ہو رہی تھی۔ جس میں مباحثہ کے بعد مباہلہ کا ذکر بھی آتا تھا۔ انجمن اہلحدیث نے لکھا کہ ہم شرعی مباہلہ کے لئے بھی تیار ہیں۔ ایک روز الہ دین صاحب کے بنگلہ پر چاروں بھائیوں نے مع بعض دیگر اصحاب کے ایک مجلس منعقد کی جس میں مباہلہ کا ذکر بھی آیا تو قادیانی جماعت نے کہا مولانا ثناء اللہ ہم سے مباہلہ کریں تو سال تک خدائی فیصلہ ہو جائیگا مولانا موصوف نے فرمایا کہ سال کی مدت کا ثبوت قرآن میں یا حدیث میں نہیں۔ بلکہ حدیث شریف میں

تو یہ ثابت ہے کہ مباہلہ کنندگان میں سے جو کاذب ہوتا اس پر فوراً اثر ہوتا اور اسکی ساری قوم ایک سال تک تباہ ہوجاتی۔ قادیانی جماعت نے انکار کیا کہ اس حدیث سے فوراً نزول عذاب کا ثبوت نہیں ہوتا۔ مولانا فاتح نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنے کسی اچھے عالم سے معلوم کئے جائیں۔ بعد رد و کد کے دوسرے روز چار بھائیوں میں سے خانصاحب احمد اللہ دین صاحب نے مولانا مناظر احسن صاحب پروفیسر عثمانیہ کالج پر حسن ظن ظاہر کیا چنانچہ وہ عبارت عثمانیہ کالج کے علماء کی خدمت میں پیش کی گئی جو معہ جواب درج ذیل ہے

سوال۔ علماء کرام مندرجہ ذیل عبارت کا کیا مطلب بیان فرماتے ہیں:

قال والذی نفسی بیدہ ان الھلاک قد تدلی علی اھل نجران و لولا عنوا المسخوا قردۃ وخنازیر ولاضطرم علیھم الوادی ناراً واستاصل اللہ نجران واھلہ حتی الطیر علی راس الشجرۃ ولما حال الحول علی النصاری کلھم حتی یھلکوا

اس عبارت سے موجودہ ملاعنین کاذبین پر فوری اثر پہنچنا چاہیئے بلا تراخی۔

الجواب۔ اس عبارت سے واضح طور سے معلوم ہوتا ہے کہ ملاعنین پر اثر مباہلہ فوراً بلا مہلت ہوتا۔ عبداللطیف پروفیسر۔ محمد عبدالقدیر صدیقی

محمد عبد الواسع پروفیسر۔ مناظر احسن گیلانی پروفیسر

خدا کا شکر ہے کہ بجائے ایک عالم کے چار علماء نے عبارت کے معنے وہی بتائے جو مولانا فاتح کہتے تھے تاہم فریق ثانی نے ان معنے کو تسلیم نہ کیا۔ مگر مباحثہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مواعظ کے جلسوں میں بار بار فرماتے رہے کہ میں چاہتا ہوں کہ قادیانیوں سے ہمارا مناظرہ فیصلہ کن ہو جس کی صورت یہ بتائی کہ سرکار عالی خلد اللہ ملکہ فریقین کی گفتگو سنکر سرکاری فیصلہ فرمائیں جو اسلامی دنیا میں کار آمد ہو۔ اس کے متعلق کارروائی ہو رہی تھی کہ ان چار بھائیوں کی خواہش سے ایک مختصر سا مباحثہ ان کے مکان پر تجویز ہوا جس کی روئداد درج ذیل ہے۔

مجلس مباحثہ میں جو حضرات علماء کرام تشریف فرما تھے ان کے اسماء گرامی مع ان کی تصدیقات کے اول درج ہو چکے ہیں۔

مباحثہ شروع ہونے سے پہلے جو واقعات اور اضطرابی حرکات جماعت احمدیہ سے ظاہر ہوئیں ان کو بیان کیا جائے تو طول ہوگا۔ اس لئے ہم ان سب کو چھوڑتے ہیں اور اصل بات کو پیش ناظرین کرتے ہیں قرار پایا تھا کہ جلسہ کے انتظام کے لئے سید ہمایوں مرزا بیرسٹر حیدرآباد صدر ہوں صدر صاحب کے فیصلہ سے

مولانا فاتح کو پہلا وقت ۲۰ منٹ تحریر پرچہ کے لئے دیا گیا۔ موصوف نے ۱۵ منٹ میں پرچہ پورا کر دیا۔ چنانچہ پرچہ اول یہ ہے۔

پرچہ اول منجانب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں خدا کی طرف سے الہام پاتا ہوں میری سچائی کے جانچنے کے لئے میری پیش گوئیوں سے بڑھکر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا (آئینہ کمالات صفحہ ۲۸۸ شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰) پر جناب موصوف نے ایک پیش گوئی مسلمانوں کے لئے خاص کی ہے جس کے کئی ایک حصے ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"(۱) مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اس کا داماد اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ (۴) پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے وغیرہ"۔

(۲) یعنی داماد مرزا احمد بیگ کی موت کے متعلق اسی حوالہ میں کہا ہے کہ اسکی میعاد ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینہ باقی رہ گئی ہے جو اگست ۱۸۹۴ء کو ختم ہوتی ہے یعنے مرزا صاحب کے الہام کے مطابق مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ اگست ۱۸۹۴ء کے بعد بقید حیات دنیا میں نہیں رہ سکتا تھا

جب وہ اس مدت کے بعد بھی زندہ رہا تو جناب مرزا صاحب نے آخری اگریمنٹ (اقرار نامہ) ان لفظوں میں شایع کیا۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالےٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کریگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیش گوئی پوری ہوئی"

(ہمیں ان دونوں کے پورا ہونے پر بھی اعتراض ہے)

یہ عبارت باواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا سلطان محمد یعنے اس لڑکی کا خاوند جس سے مرزا صاحب قادیانی نے الہامی نکاح کا دعویٰ کیا تھا وہ اگر مرزا صاحب کی زندگی میں نہ مرے تو جناب مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ الہام و رسالت وغیرہ بقول ان کے جھوٹے ہوں گے اس کا نام جناب مرزا صاحب نے تقدیر مبرم رکھا ہے یعنے ان ٹل فیصلہ الٰہی حوالہ رسالہ انجام آتھم ۳۱ اسی کتاب کے ضمیمہ انجام آتھم ۵۴ پر اس دعویٰ کو دوسرے لفظوں میں یوں شایع کیا ہے فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ اس پیش گوئی (متعلقہ مرزا احمد بیگ) کی دوسری"

جزو پوری نہ ہوئی (یعنی داماد مرزا احمد بیگ مسمی سلطان محمد"
ناکح محمدی بیگم ساکن پٹی فوت نہ ہوا تو میں ہر ایک بد سے
بدتر ٹھیرونگا۔"

سلطان محمد مذکور اگست ۱۸۹۴ء تک نہ مرا بلکہ وہ آج تک بعد انتقال
جناب مرزا صاحب قادیانی زندہ ہے حالانکہ اس اثناء میں وہ جنگ
عظیم کے دوران میں فرانس بھی گیا جہاں اس کی گدی میں گولی لگ کر
سر سے نکل گئی مگر زندہ رہا اور آج تک بھی زندہ ہے اور اس کی اولاد بھی
بہ کثرت آج تک خدا کے فضل سے موجود ہے۔ شریعت اسلامیہ کی تعلیم کا
مفہوم ہے۔ یؤخذ المرء باقرارہ۔ یعنی انسان اپنے اقرار پر ماخوذ ہوتا ہے
حضرت مرزا صاحب نے اقرار کیا نہ صرف کیا بلکہ شائع کیا کہ مرزا سلطان محمد کا
مرنا میری زندگی میں اٹل فیصلہ الہی ہے یہ بھی فرمایا اگر وہ میری زندگی
میں نہ مرے تو میں جھوٹا بلکہ یہ بھی صاف اقرار کیا کہ میں اس صورت میں
یعنی مرزا سلطان محمد کے نہ مرنے کی صورت میں ہر بد سے بدتر ٹھیرونگا۔

جس صورت میں جناب مرزا صاحب کا یہ اقرار ہے اور الہامی اعلان ہے
اب پبلک فیصلہ کر سکتی ہے کہ وہ اپنے دعوے میں کہاں تک سچے تھے

قضی الاجل علی نفسہ

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری مناظر محمدی سکندرآباد دکن

دستخط سید ہمایوں مرزا

صدر جلسہ

مولف اس پرچہ کا مضمون بالکل صاف ہے حضرت مولانا فاتح قادیان کی تقریر کسی تشریح کی محتاج نہیں مختصر مضمون اس پرچہ کا دو لفظوں میں ہے کہ خود مرزا صاحب کے اقرار اور اعلان کے مطابق مرزا صاحب جھوٹے ہیں

اب فریق ثانی کا جواب ملاحظہ ہو۔

پرچہ اول منجانب مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب احمدی مناظر

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیش گوئی پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ پیشتر اس کے کہ میں اس پیشگوئی کے متعلق جواب دوں ضروری سمجھتا ہوں کہ مختصر طور پر بپابندی وقت پیشگوئیوں کے سمجھنے کے متعلق جو اصل قران شریف واحادیث صحیحہ سے معلوم ہوئے ہیں عرض کر دوں۔ یاد رہے کہ پیشگوئی

کوئی اصل چیز نہیں ہے اصل چیز انبیا علیہم السلام کی صداقت ہے اور انکی
اس غرض کا پورا ہونا ہے جس غرض کے لئے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دنیا
میں بھیجے جاتے ہیں اور وہ غرض خدائے تعالےٰ اور اس کی تمام صفات پر
کامل ایمان پیدا ہونا ہے پیشگوئی یا کوئی اور دلیل صحیح انبیاء کی صداقت کو
ظاہر کرنے والی وہ اس اصل کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ اصل چونکہ ایمان ہے
اور ایمان کے متعلق شریعت نے قرار دیا ہے کہ وہ ایمان بالغیب ہے اس لئے
کوئی دلیل ایسی نہیں ہو سکتی کہ وہ غیب کے پردہ کو اٹھا دے اور پیشگوئی چونکہ
دلائل میں سے ایک دلیل ہے اس لئے اس پیشگوئی کا پورا ہونا جس سے غیب کا
پردہ اٹھ جائے ناکافی ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں تمام انبیا علیہم السلام کی
پیشگوئیوں کے متعلق لوگوں کو ابتلا آتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے حضرت رسول کریمؐ کی وفات پر یہ فرمایا کہ اللہ کی قسم نبی کریمؐ فوت نہیں ہوئے
اور اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں سوائے اس کے کوئی
خیال نہیں گذرتا تھا کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ضرور بھیجے گا اور پھر آپ منافقوں کے
ہاتھ کاٹیں گے۔ درمنثور بحوالہ بخاری و نسائی جلد ۲ صفحہ ۸۱۔ جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت عمر یہ سمجھتے تھے کہ نبی کریمؐ خود منافقوں کے ہاتھ کاٹیں گے مگر ایسے

وقوع میں نہ آیا۔ اسی طرح جب نبی کریمؐ کو یہہ بتایا گیا کہ آپ خانہ کعبہ کا طواف فرمائنگے آپ نے اسی وقت صحابہ کو سفر کا حکم دیا چنانچہ تمام صحابہ کرام مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوے۔ راستہ میں مقام حدیبیہ پر کفار مکہ نے آکر روکا۔ اور ایک معاہدہ فریقین کے درمیان قرار پایا جس کی رو سے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف لوٹنا پڑا۔ اس پر تمام صحابہ کو شک پیدا ہوا اور حضرت عمرؓ نے حضرت نبی کریمؐ سے دریافت کیا کہ کیا آپ خدا کے رسول نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں میں خدا کا رسول ہوں تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں کہا تھا مگر یہ نہ کہا تھا کہ اس سال کرینگے۔ صحابہؓ کو اس سال حج نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر ابتلا آیا کہ رسول کریمؐ نے ان کو حکم دیا کہ قربانیاں ذبح کردو اور منڈوالو تو لکھا ہے کہ ایک صحابی بھی اس حکم کی تعمیل میں نہ اٹھا۔ یہاں تک کہ آپ نے تین بار فرمایا۔ فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۲۵۵ و ۲۵۴ اگر کسی نے تعمیل نہ کی یہ ابتلا اس لئے آیا کہ یہ سمجھا گیا تھا کہ پیشگوئی اسی طور پر پوری ہونی چاہیے جس طرح کہی جاے یا حضور نے جس طرح سمجھا ہے پس پیشگوئیوں کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس میں محکمات بھی ہوتی ہیں اور متشابہات بھی یعنے بعض ایسی پیشگوئیاں ہوتی ہیں جو کہ

حصول پر مشتمل ہوتی ہیں بعض اوقات نبی ایک معنی سمجھتا ہے لیکن وہ اس کے
لحاظ سے پوری نہیں ہوتیں اس سبب سے لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں حضرت
(مرزا صاحب) کی یہ پیش گوئی بھی اسی طرح کی پیشگوئیوں میں سے ہے
حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب علیہ السلام) کی بہت سی پیشگوئیاں ایسی بھی
ہیں جو بین طور پر پوری ہوئی ہیں اگر مجھے موقع دیا گیا تو میں انشاء اللہ انکو
پیش کرونگا فی الحال چونکہ مجھے ایسی پیشگوئی کے متعلق بیان کرنا ہے جو متشابہات
میں سے ہے اور جس کے متعلق فریق ثانی نے اعتراض کیا ہے۔ اس کے
متعلق یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ پیشگوئیوں کی غرض کیا ہوتی ہے۔
اللہ تعالے قرآن میں فرماتے ہیں و ما نرسل بالآیات الا تخویفاً
ہم نشان نہیں بھیجا کرتے ہیں مگر ڈرانے کے لئے۔ پھر فرماتے ہیں فاخذناھم
بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون ہم لوگوں کو دکھوں اور بیماریوں سے
پکڑتے ہیں تاکہ وہ ہمارے حضور عاجزی و گریہ زاری کریں۔ ان دونوں
آیتوں سے البتہ یہ پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالے کی غرض ایسی پیشگوئیوں سے
جن میں کسی پر عذاب نازل ہونے کا ذکر ہوتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ ضرور اس کو
مورد عذاب ہی بنایا جائے بلکہ اصل منشاء الٰہی خوف پیدا کرنا ہوتا ہے اور

توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلانی ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ
کی صفت جہاں شدید العقاب ہے یعنے عذاب دینے والا وہاں غافر
الذنب وقابل التوب بھی ہے یعنے گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ قبول
کرنے والا اس بات کی تصدیق کہ اللہ تعالےٰ عذاب کو چھوڑ بھی دیتا ہے
اس آیت سے بھی ہوتی ہے رحمتی وسعت کل شیئ یعنی میری رحمت
ہر چیز پر حاوی ہے پس اگر انسان آپ اعمال میں تغیر کرے تو اللہ تعالےٰ
کی رحمت اس کو پکڑ لیتی ہے اور حدیث شریف میں بھی آتا ہے لا یرد
القضاء الا الدعاء۔ خدا کی قضا یعنے تقدیر کو نہیں ٹلا سکتی ہے
مگر دعا۔ ان چند باتوں کے بعد میں اصل اعتراض کی طرف آتا ہوں
مرزا احمد بیگ لوہان کے داماد کے متعلق پیشگوئی کی جو غرض تھی وہ حضرت
مرزا صاحب کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس پیشگوئی کی یہ بنیاد
نہ تھی کہ خواہ مخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی بلکہ
بنیاد یہ تھی کہ فریق ثانی جن میں مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا اس عاجز کے
قریبی رشتہ دار مگر دین کے مخالف تھے۔ خدا تعالےٰ نے چاہا کہ ان اپنی
محبت پوری کرے تو اس نے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا

جس کا ان تمام بیدین قرابتیوں پر اثر پڑتا تھا اس اصلی غرض کو
مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الفاظ کو بھی زیر نظر
رکھا جائے۔ "خدا تعالیٰ نے اپنے الہام پاک سے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ
اگر آپ اپنی دختر کلاں کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ تمام نحوستیں
آپ کی اس رشتہ سے دور کر دیگا اور آپ کو آفات سے محفوظ رکھکر برکت پر
برکت دیگا۔"
(۲) اگر یہ رشتہ وقوع میں نہ آیا تو آپ کے لئے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز
مبارک نہ ہوگا اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہوگی یہ دونوں
طرف برکت اور موت کے ایسے ہیں کہ جن کو آزمانے کے بعد میرا صدق یا
کذب معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ جس طرح چاہو آزمالو" پرچہ نور افشاں
۱۰ مئی ۱۸۸۸ء۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو اپنا
صدق و کذب بتلانا منظور تھا۔ فریق مخالف نے حضور کے صدق و کذب
پرکھنے کے لئے دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ یعنے لڑکی کی شادی نہ کی۔ اگر اس کے
نتیجہ میں ان پر تکالیف اور موت نہ آتی تو اب یہ پیشگوئی جھوٹی نکلتی لیکن
ہم دیکھتے ہیں کہ ادھر لڑکی کی شادی دوسری جگہ ہونا تھا کہ مرزا

احمد بیگ یعنی لڑکی کا والد حسب پیشگوئی چار ماہ کے اندر ہلاک ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ اس کی دو بہنیں اور اس کی ساس جو اس پیشگوئی میں روک پیدا کرنے والی تھیں فوت ہوگئیں۔ اور احمد بیگ کا ایک لڑکا بھی ہلاک ہوا۔ اس قدر زبردست تباہی نے اس خاندان پر ایک سخت ہیبت وارد کی اور اس بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھ کر ان لوگوں کے دلوں میں توبہ اور خشیت کا خیال پیدا ہوا۔ اور قرآن شریف کی آیت کے ماتحت کہ ہم نشان خوف اور تضرع پیدا کرنے کے لئے بھیجتے ہیں ان کے خوف کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ جو گناہ بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا اور بڑی وسیع رحمت والا ہے اس نے ان پر رحم کیا۔

(پانچ منٹ اور دیئے گئے۔)

چنانچہ ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی خدمت میں بیعت کے خطوط لکھنے شروع کئے اور خاندان کے بہت سے لوگ احمدی ہوگئے اور پیشگوئی میں یہ شرط محفوظ تھی۔ چنانچہ پیشگوئی کے الفاظ یہ تھے۔

رأیت ھذہ المرأۃ اثر البکاء علی وجھھا فقلت ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک والمصیبۃ نازلۃ علیک

یعنی میں نے اس عورت کو دیکھا کہ رونے کے نشان اس کے چہرے پر ہیں میں نے کہا! اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ مصیبت تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر آنے والی ہے اور تجھ پر بھی آنیوالی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے احمد بیگ کے داماد کے متعلق اور اس لڑکی کے نکاح میں آنے کے متعلق ایام الصلح ص۹ اردو۔ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرائط کی تھی۔ اور ضرور ہے کہ اس وقت تک اس کا دوسرا حصہ یعنی احمد بیگ کے داماد کی موت اور لڑکی کا نکاح میں آنا معرض توقف میں رہے۔ جب تک کہ خدا تعالے کی نظر میں اسباب نقض شرائط کے جمع ہوں۔ یعنی جب احمد بیگ کا داماد اس شرط کو توڑ دے یعنی اپنی توبہ اور رجوع سے باز آجاوے تو پھر وہ ضرور مریگا اور لڑکی نکاح میں آجائیگی لیکن اگر وہ خشیۃ اللہ پر قایم رہا تو ایسا نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت کہ احمد بیگ کا داماد خشیۃ اللہ پر قایم رہا یہ ہے۔ **خط**

السلام علیکم نوازش نامہ آپ کا پہنچا یاد آوری کا مشکور ہوں میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک بزرگ شریف النفس اسلام کا خدمت گزار خدا یاد پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں۔ مجھے ان کے مریدوں سے

کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے۔ بلکہ افسوس کرتا ہوں کہ چند ایک امورات کی وجہ سے ان کی زندگی میں ان کا شرف حاصل نہ کرسکا۔ نیازمند سلطان محمد

یہ خط حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے بعد لکھا گیا ہے۔

دستخط دستخط

عبدالرحمن احمدی مناظر سید ہمایوں مرزا پریزیڈنٹ جلسہ

۲۲/۱/۳۱ ختم ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر

نوٹ۔ ناظرین! اس سارے مضمون میں احمدی مناظر نے ایک لفظ کا جواب بھی دیا؟ مولانا فاتح قادیان مناظر اسلام کی تقریر کا سارا مدار مرزا صاحب کی بتائی ہوئی تقدیر مبرم پر تھا تقدیر مبرم کے معنے صاف ہیں قضاء اٹل یعنی نہ ٹلنے والا حکم الٰہی پھر جس کو خود ملہم اور صاحب الہام اٹل کہے وہ کیونکر ٹل جائے۔ اس کا جواب کچھ نہیں آیا بہرحال مولانا کا پرچۂ دوم ملاحظہ کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان امرتسری

۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر شروع ہوا

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

شیخ عبد الرحمن صاحب احمدی مناظر نے اپنے پرچہ میں جو کچھ تحریر کرایا وہ مرزا صاحب
کی تصریحات کے بالکل برخلاف ہے۔ میں اصل فریق اس بحث میں مرزا صاحب کو
سمجھتا ہوں۔ مناظر کو ایک وکیل کی پوزیشن سے زیادہ نہیں دے سکتا۔ آپ
نے پیشگوئی کو ایمان بالغیب کہا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں پیشگوئی سے
صرف یہ مقصود ہوتا ہے کہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کام آوے۔ پیشگوئی میں
وہ امور پیش کرنے چاہیئے جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ سکے۔ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۳
شیخ عبد الرحمن صاحب احمدی مناظر کو در اصل غلط بحث ہو گیا ہے۔ اس لئے
میرے سوال کو نکاح کے ساتھ ملا دیا ہے۔ میں نے دانستہ اس لڑکی کے نکاح کو
نہیں چھیڑا تھا بلکہ صرف سلطان محمد والا حصہ لیا تھا۔ آپ نے عجیب دو رنگی
اپنے پرچہ میں دکھائی ہے جو اہل علم کے لئے قابل عبرت ہے۔ آپ اس پیشگوئی
کو متشابہ بتلاتے ہیں پھر اس کے معنے کی تشریح بھی کرتے ہیں اور شرط شروط
بیان کرتے ہیں۔ ھل ھذا الا تہافتہ قبیح وتناقض صریح۔ میں مطلب
کی کہتا ہوں۔ مرزا صاحب کے اصلی عربی الفاظ اس کے متعلق یہ ہیں۔

فالھمنی ربی وقال سأریھم آیۃ من انفسھم واخبرنی وقال انی ساجعل
بنتا من بناتھم آیۃ لھم۔ فسماھا وقال انھا سیجعل ثیبۃ ویموت بعلھا

وابوھا الی ثلث سنۃ من یوم النکاح ثم نردھا الیک بعد موتھما ولا یکون احدھما من العاصمین کرامات الصادقین سرورق صفحہ اخیر۔ یعنی خدا نے مجھے الہام سے کہا کہ ان لوگوں کی ایک لڑکی تیرے لئے نشان بناؤنگا جس کا نام بھی لیا۔ فرمایا کہ وہ لڑکی بیوہ کیجائیگی۔ اور اس کا خاوند اور باپ نکاح کے دن سے تین سال تک مرجائینگے پھر فرمایا کہ کان اصل المقصود الاھلاک انجام اتھم صفحہ (۲۱۶) یعنی اصل مقصود پیشگوئی سے مخالفین کو ہلاک کرنا مار ڈالنا ہے۔ مرزا صاحب کا الہام ہے۔ شاتان تذبحان۔ دو بکریاں ذبح کیجائینگی پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری ہے (جو آسمانی منکوحہ کا باپ تھا) دوسری بکری سے اس کا داماد ہے فرماتے ہیں دو بکریوں کے ذبح ہونے کی پیشگوئی اس کے باپ اور اس کے داماد کی طرف اشارہ ہے۔ جو آج سے سترہ سال پیشتر براہین احمدیہ میں شایع ہو چکی ہے ضمیمہ انجام اتھم ص۵ پر ہے۔

میرے مخاطب نے حضرت عمرؓ اور حدیبیہ کا جو واقعہ بیان کیا ہے۔ شکر ہے کہ اس کا جواب خود ہی دیدیا[1] حضرت عمرؓ کو آنحضرتؐ کے انتقال پر جو خیال زندگی کا

---

[1] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسی سال ہو جائیگا۔ مولف

پیدا ہوا تھا وہ از راہ محبت تھا نہ از راہ پیشگوئی۔ حدیبیہ میں حضرت عمرؓ کے سوال کا جواب دربار رسالت سے مل گیا اور حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے بلکہ اس جواب سے ایسے شرمندہ ہوے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کئی کام خیرات کے کئے۔ تاکہ میری یہ غلطی خدا کے ہاں رفع ہو جاے۔ یہ فقرہ بھی اسی جگہ لکھا ہے جو احمدی مناظر نے دکتاب امپش کی تھی۔
اس کے علاوہ قران شریف میں اس پیشگوئی کے متعلق صاف فیصلہ ہے لقد صدق اللہ رسولہ الرویا بالحق۔ یعنی خدا نے اپنے نبی کا خواب سچا کر دیا۔ اس فیصلہ الہی کے بعد کسی کا حق نہیں کہ وہ اس پیشگوئی غلط یا مشتبہ کہہ سکے ورنہ قران کا انکار کرنا ہو گا۔ مجھے حیرت ہے کہ احمدی مناظر نے اپنے بیان میں اتنے تناقض اور تضاد کیوں اختیار کئے پہلے تو پیشگوئی کو ایمان بالغیب کے تحت لاتے ہیں۔ اور آگے چلکر کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی کئی ایک پیشگوئیاں بین طور پر ظاہر ہوئیں گیا وہ ایمان بالغیب کے ماتحت نہ ہونگی۔ ذرا سوچ سمجھ کر بات کیجئے اور کم سے کم یہ خیال رکھ کے کہیئے کہ سامنے کون ہے۔ ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں ۔ کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

میرے اس جواب میں بہت سے حوالے موجود اور غیر موجود دیئے گئے جن کو جواب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا مدار دلیل ایک ہی لفظ ہے یعنے "تقدیر مبرم" جس کے معنے نہ ٹلنے والا الحکم الٰہی۔ غیر مشروط ناقابل اپیل ناقابل استرداد مبرم اسم مفعول کا صیغہ ہے ابرام سے ابرام کے معنے مضبوط کرنا قرآن شریف میں ہے ام ابرموا امرا فانا مبرمون۔ اگر مبرم تقدیر بھی کسی ایک آدھ چٹھی لکھنے سے ٹل جائے تو وہ مبرم کیا ہوئی۔ مرزا سلطان محمد کا خط جو پیش کیا گیا ہے وہ خود غیر مصدقہ ہے اس کے باریک نکتہ کو احمدیہ جماعت نہیں پہنچی۔ وہ کس بلاغت سے احمدیہ فریق پر چوٹ کرتا ہے وہ کہتا ہے مجھے مرزا صاحب کی تقدیر مبرم" کا شکار ہونا چاہئیے تھا مگر نہ ہوا۔ لہذا ضروری ہے کہ میں اس خط کی تشریح کر دوں۔ اس خط میں جو یہ لکھا ہے کہ چند امورات کی وجہ سے شرف حاصل نہ کر سکا۔ اس کے ان امور سے مراد وہی بڑا امر ہے جس کا مرزا صاحب کو ساری عمر صدمہ رہا میں اس صدمہ کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وہ پیشگوئی دوسری ہے۔ بہرحال میں اپنی تقریر کا خاتمہ اس پر کرتا ہوں کہ مرزا صاحب نے سلطان محمد کا مرنا اپنی زندگی میں تقدیر مبرم یعنے ان ٹل قرار دیا۔ اور اس کے نہ مرنے کو اپنے جھوٹے ہونے کی علامت

قرار دیا۔ حالانکہ آج تک وہ مع ایک درجن بچوں اور بیوی موصوفہ کے زندہ موجود ہے میں اس شعر پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

میں اخیر میں مرزا صاحب کے ابتدائی اشتہار سے ایک فقرہ سناتا ہوں جو جولائی ۱۸۸۸ء کا ہے۔ مرزا صاحب اس میں فرماتے ہیں کہ وہ لڑکی جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ نکاح لڑکی کا ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا۔ کتاب دافع الوساوس صفحہ ۲۸۰۔ مجھے بھی حضرت مرزا صاحب کے اس نازک موقع پر بسا اوقات رحم آیا۔ اور احمدی جماعت کے اضطراب پر تو میں رات دن پریشان رہتا ہوں۔ کہ الٰہی تیرے نام سے ایک اللہ کا بندہ اظہار کرتا ہے۔ اور اسے تقدیر مبرم قرار دیتا ہے۔ تیرے پاس کیا کمی تھی جہاں تیرے حکم سے رات دن ہزاروں لاکھوں انسان مرتے رہتے ہیں سلطان محمد کو بھی مار ڈالتا مجھے خدا کی طرف سے القائی جواب ملتا ہے اِنّی اعلم مالا تعلمون۔ میں اپنے مخاطب کو اوڑ یگا

حضرات (حاضرین) کو علم اور خشیت الٰہی کا واسطہ دیکر تقدیر مبرم کے
لفظ پر توجہ دلاتا ہوں فقط   دستخط

۳۱ ۱/۲ ۳   دستخط   سید ہمایوں مرزا پریزیڈنٹ جلسہ

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری مناظر از جانب فریق محمدیہ

ختم ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر

مؤلف : اس پرچہ کا مضمون ہمارے نوٹ کا محتاج نہیں صاف ہے کہ
تقدیر مبرم کے ماتحت مرزا سلطان محمد کو مرزا صاحب سے پہلے مرجانا چاہئے
تھا مگر مرا نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰ - ۱۱   پرچہ دوم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جواب منجانب شیخ عبدالرحمن صاحب مناظر جماعت احمدیہ

قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

مجھے افسوس ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے میری تقریر سمجھنے کی کوشش نہ کی
اور باوجود اس کے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میرے کلام میں تناقض ہے
مولوی صاحب مجھے کہتے ہیں کہ یہ خیال رکھ کر تقریر کرنا سامنے کون

بیٹھا ہے سو جناب مولوی صاحب کو یاد رہے کہ میں اپنے سامنے اپنا شکار سمجھتا ہوں۔ مولوی صاحب کا بڑا زور اس بات پر ہے کہ سلطان محمد کیوں فوت نہ ہوا میں نے قرآن شریف کی آیات کے حوالوں سے اس بات کو ثابت کیا تھا کہ وہ عذاب کی پیشگوئیاں تضرع اور رجوع سے ٹل جایا کرتی ہیں۔ یعنی اللہ تعالٰی اپنی رحمت سے اس شخص کو معاف کر کے عذاب کو ہٹا لیتا ہے اور ان پیشگوئیوں کی صرف اتنی ہی غرض ہوتی ہے ان آیات کا قطعاً مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور ان کے ماتحت میں نے ثابت کیا تھا کہ مرزا سلطان محمد نے خشیۃ اللہ کو اپنے دل میں داخل کیا۔ اور وہ حضرت مرزا صاحب کو بجائے کاذب اور مکار خیال کرنے کے خدا پرست اور نیک اور بزرگ یقین کرنے لگ پڑا جس کے ثبوت میں میں نے اس کا ایک خط پیش کیا تھا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہ خط غیر مصدقہ ہے اس رسالہ میں اس خط کا فوٹو دیا ہوا ہے جس کو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اگر یہ خط غیر مصدقہ تھا تو کیوں مرزا سلطان محمد سے اس وقت تک اس کی تردید نہیں کرائی یا خود اس شخص نے اس کی تردید نہیں کی۔

باقی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ چند امورات میں نکاح کا امر داخل ہے خارج از

سلہ۔ حضور مرزا صاحب کا [illegible] (مؤلف)

بحث بات ہے مجھے اس خط کے پیش کرنے سے صرف یہ تبلانا مقصود ہے
کہ وہ شخص پیشگوئی کے وقوع کے بعد ڈرا اور حضرت مرزا صاحب کے
متعلق اس کو یقین ہو گیا کہ آپ خدا پرست اور بزرگ انسان ہیں اگر
کوئی کہے رجوع سے تو یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ شخص بیعت میں داخل ہو جائے
تو اس کے جواب میں قرآن شریف کی یہ آیت مد نظر رہے۔ اللہ تعالیٰ
فرعون کا ذکر کر کے فرمایا ہے۔ ما نریھم من آیۃ الا ھی اکبر من
اختھا واخذناھم بالعذاب لعلھم یرجعون یعنی ہم نہیں
دکھاتے ان کو کوئی نشان مگر وہ پہلے نشان سے بڑا ہوتا ہے اور ہم نے
ان کو عذاب سے پکڑ لیا تاکہ وہ رجوع کریں۔ اس کے بعد رجوع کا نقشہ
کھینچا گیا ہے وہ ان الفاظ میں ہے وقالوا یایھا الساحر
ادع لنا ربک بما عھد عندک اننا لمھتدون فلما کشفنا
عنھم العذاب اذا ھم ینکثون یعنی انہوں نے موسیٰ کو کہا
کہ اے جادوگر تو ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر۔ یہ ہے ان کا رجوع اس
رجوع پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان سے عذاب ہٹا دیا جب اتنے
سے رجوع پر بھی عذاب ہٹ سکتا ہے تو مرزا سلطان محمد صاحب کے

اس قدر عظیم الشان رجوع پر کیوں عذاب نہیں ہٹ سکتا جب کہ اس کے باقی عام رشتہ دار یعنی لڑکی کی والدہ اور اس کی لڑکیاں اور اس کے داماد اس کے اور رشتہ دار احمدی ہو چکے ہیں[1] اور اس خاندان کا سب سے بڑا سردار مرزا محمود بیگ صاحب بھی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں اگر یہ پیشگوئی جھوٹی ہوتی تو سب سے پہلا اثر اس خاندان پر پڑنا چاہیے تھا مگر عجیب بات ہے کہ وہ سارا خاندان[2] تو احمدی ہو جاتا ہے اور دوسرے لوگ انکار کر رہے ہیں میں نے ایام الصلح کے حوالہ سے بتایا تھا کہ یہ پیشگوئی بعض شرائط کے ساتھ متعلق تھی۔ اس حوالہ پر جناب مولوی صاحب نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ پھر میں نے اس شرط کے متعلق الہام بھی بتلایا تھا اس کی بھی کوئی تردید نہیں کی گئی۔ مولوی صاحب نے سب سے بڑا زور "تقدیر مبرم" کے لفظ پر دیا ہے مگر افسوس مولوی صاحب نے اس کے بعد کی چند سطریں چھوڑ دی ہیں میں ان کو پڑھ دیتا ہوں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب)

---

[1] ثبوت در بطن قائل مولف۔ [2] سارے خاندان سے کیا کام دیکھنا تو یہ ہے کہ خود مرزا سلطان محمد کا کیا حال ہے کیا اس نے توبہ کی ہے کیا اس نے اپنی بیوی مرزا صاحب کی منکوحہ کو چھوڑا ابھی پھر خالی خولی خشیتہ سے کیا فائدہ مولف

فرماتے ہیں۔

فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں انجام اتھم صفحہ ۳۲ اگر یہ بات اٹل تھی تو حضرت مرزا صاحب یہ کیوں فرماتے کہ تکذیب کرنے پر عذاب آسکتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ پھر "تقدیر مبرم" کیا ہوئی تو یاد رہے کہ تقدیر مبرم نہ قرآن شریف کی اصطلاح ہے نہ حدیث کی۔ یہ صوفیا کرام کی اصطلاح ہے۔ پس ہمیں صوفیا کرام ہی کی کتب سے اس کے معنے تلاش کرنے پڑیں گے۔ امام مجدد صاحب الف ثانی سرہندی اپنے مکتوبات ۲۷۰ جلد اول صفحہ ۲۴۴ پر فرماتے ہیں کہ تقدیر مبرم کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو ٹل جایا کرتی ہے اور اس کی تائید میں حضرت سید عبد القادر جیلانی علیہ السلام کا قول لائے ہیں۔ اس کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) بھی فرماتے ہیں کہ مومن کامل کا خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑا درجہ اور مرتبہ ہوتا ہے! ور اس کی خاطر سے اور اس کی تضرع و دعا سے بڑے بڑے

پیچیدہ کام درست کئے جاتے ہیں۔ اور بعض ایسی تقدیریں بھی جو تقدیر مبرم کے مشابہ ہوں بدل جاتی ہیں (آسمانی فیصلہ ص۱۴)

پس خلاصہ کلام یہ ہوا۔ کہ مرزا سلطان محمد صاحب کی وفات شرطی تھی۔ اگر وہ خشیتہ اللہ کو چھوڑ دیتا تو ضرور اس کی موت ہو جاتی۔ مگر چونکہ اس نے خشیتہ اللہ سے کام لیا حتی کہ اس کی یہ خشیتہ اللہ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد بھی دور نہ ہوئی۔ اور اس کو حضرت مرزا صاحب کے تکذیب کی قطعاً جرأت نہیں ہوسکی۔ پس ایسی حالت میں خدا تعالےٰ کی طرف سے عذاب کا آنا قانون الٰہی کے بالکل خلاف تھا۔ جناب مولوی صاحب نے میرے بیان پر جو اعتراض کئے ہیں وقت کے ختم ہونے کے خیال سے مفصل جواب نہیں دے سکتا۔ مگر اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ جو صاحب بھی میری پہلی تقریر کو غور سے پڑھیں گے اسی میں ان کے جواب پائیں گے۔ مولوی صاحب نے کہا ہے کہ اصل پیشگوئی مانعین کو ہلاک کرنا تھا۔ میں نے پہلے ہی بتلا دیا ہے کہ تمام مانعین ہلاک کر دیئے گئے تھے[1]۔ مولوی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ میں ان کی

[1] بڑا مانع نکاح تو مرزا سلطان محمد ہے جس نے قبضہ کر رکھا ہے۔

لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کو نشان بنادونگا۔ سو یہ پیشگوئی واقع میں پوری ہوگئی۔ ان کی لڑکی زبردست نشان بنی۔ اور اس لڑکی کی وجہ سے مطابق پیشگوئی سخت تباہی آئی۔ اور جو باقی بچے ان کو ہدایت نصیب ہوئی۔ باقی اس کا بیوہ بن جانا یہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ مشروط تھا سلطان محمد کی وفات کے ساتھ اور سلطان محمد نے رجوع کیا اس لئے وہ قانون اور قرآن شریف کی تعلیم کی ماتحت بیوہ نہیں ہو سکتی تھی۔ بس میں اپنی تقریر کو بوجہ ختم ہونے وقت ختم کر دیتا ہوں۔

دستخط	دستخط
عبد الرحمن احمدی	سید ہمایوں مرزا
۱۳۱ / ۳۲	پریزیڈنٹ جلسہ

مؤلف | اس تحریر سنانے کے وقت عجیب نظارہ تھا۔ مولانا فاتح قادیان نے اعلان کر دیا کہ اگر مجدد صاحب کی کتاب میں یہ مضمون ہو کہ تقدیر مبرم بھی ٹل جاتی ہے تو میں اپنا دعویٰ واپس لے لونگا۔ لائیے کتاب دکھائیے۔ مگر فریق ثانی نے کتاب نہ دکھائی۔ کیونکہ اس میں یہ نہیں لکھا کہ تقدیر مبرم بدل جاتی ہے۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ بعض دفعہ اولیاء اللہ اپنے کشفوں میں کسی امر کو تقدیر مبرم جان جاتے ہیں حالانکہ وہ مبرم نہیں ہوتا اس لئے وہ دعا یا صدقہ سے ٹل جاتا ہے یہ نہیں کہ اصل تقدیر مبرم بھی ٹل جاتی ہے۔ احمدی مناظر کی چالاکی قابل داد ہے کہ آپ خود بھی تقدیر مبرم کے ٹل جانے کے قائل نہیں ہوے اسلئے بڑی ہوشیاری سے مشابہ تقدیر مبرم کہتے ہیں اللہ اللہ کس قدر کمزوری ہے کہ خود صاحب الہام بلکہ نبی بلکہ رسول تو اتنا پرزور دعویٰ کریں کہ سلطان محمد کا مجھ سے پہلے مرنا تقدیر مبرم ہے۔ یہ بھی کہیں کہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا۔ مگر احمدی مناظر کہتے ہیں کہ یہ تقدیر باوجود مبرم ہونے کے ٹل گئی حالانکہ قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے۔ لاتبدیل لکلمات اللہ خدا کے حکم تبدیل نہیں ہو سکتے۔

مباحثہ دور دور ٹھیرا تھا۔ دوسرے روز فریق ثانی نے انکار کردیا خط پر خط لکھا نہ آئے آخر یہ لکھا گیا کہ سامنے نہ آؤ تو اپنے اپنے مکان میں سے پرچہ لکھ بھیجو۔ اس پر بھی راضی نہ ہوئے تو تیسرا پرچہ بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۲۳ء صبح کے ۹ بجے عبداللہ الہ دین صاحب کو بھیجکر لکھا گیا کہ آج مغرب تک جواب کا انتظار ہوگا۔ وہ پرچہ انہوں نے واپس کر کے لکھا کہ شیخ عبدالرحمن صاحب کو حیدرآباد بھیجدیں ان کے اس لکھنے پر پرچہ مذکور بذریعہ ڈاک مکتوب الیہ کو بھیجا گیا تھا جو یہاں درج ہے

پرچہ نمبر ۳ منجانب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری مناظر محمدی

شیخ عبدالرحمن صاحب! ع راستی موجب رضائے خدا است۔ یہ ایک شہرا مصرع ہے جس کی پابندی ہر ایک انسان پر فرض ہے میں اس کی پابندی میں آپ کے سامنے آپ کے نبیؑ۔ رسول پیشوا مسیح موعود حضرت مرزا صاحب کا کلام مختلف مقامات سے رکھ دیتا ہوں۔ ایک تو وہی ص۳۱ انجام آتھم سے کہ مرزا سلطان محمد کا مرزا صاحب قادیانی سے پہلے مرنا تقدیر مبرم ہے۔ دوسرا کرامات الصادقین کے سرورق صفحہ اخیر سے جس کا ترجمہ یوں ہے سلطان محمد یوم نکاح سے تین سال میں مرجائیگا اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی خدا کے احکام نہیں بدلا کرتے چونکہ آپ نے مرزا سلطان محمد کی پیشگوئی اور نکاح والی پیشگوئی دونوں کو ملا دیا ہے کیونکہ ایام الصلح کے جس مقام کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہاں نکاح کا ذکر ہے اس لئے میں ان دونوں پیشگوئیوں کے الفاظ ایک جا کر کے با انصاف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں۔

(۱) انجام آتھم ص۳۱ جس میں لکھا ہے مرزا سلطان محمد کا مرزا صاحب قادیانی سے پہلے مرنا تقدیر مبرم (ان ٹل) ہے

(۲) کرامات الصادقین کے سرورق آخیر صفحہ پر مرزا سلطان محمد کا مرنا اور اس کی بیوی کا بیوہ ہونا اور مرزا صاحب قادیانی کے نکاح میں آنا تین دعوے کئے گئے ہیں۔ اور ان تینوں دعووں کو مدلل کیا گیا ہے اس الہامی عبارت لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی خدا کے حکموں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مذکورہ تینوں دعوے غیر متبدل ہیں۔ انجام آتھم ص۲۲۳ کا حوالہ یہ ہے بل الامر قائم

علیٰ حالہ ولا یردہ احد باحتیالہ والقدر قدر مبرم من عند رب العظیم یعنی یہ کام (نکاح مرزا) ہو کر رہیگا کوئی اس کو نہیں روک سکیگا یہ خدائی تقدیر مبرم ہے آپ نے تقدیر مبرم کو قابل تبدیل بنانے کی کوشش کی ہے قطع نظر اس سے کہ آپ اس میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ یہ کوشش آپ کی مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف ہے۔ آیئے ذرا خدا کا خوف دل میں رکھکر اور یہ جان کر کہ ایک دن اس کے سامنے حاضری ہے جس کی شان یہ ہے لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد۔ مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل غور سے پڑہیں جو یہ ہے۔

وہ نفس پیشگوئی یعنی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز (مرزا صاحب قادیانی) کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدیل لکلمات اللہ۔ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلیگی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالےٰ کا کلام باطل ہوتا ہے اشتہار ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء ؎

یہ ہیں تقدیر مبرم کے معنے اور مراد جو مرزا صاحب نے خود بیان فرمادی ہے پس ان ساری عبارتوں کو ملا کر مندرجہ ذیل نتیجہ غور سے سنئے۔

محمدی بیگم کا نکاح مرزا میں آنا موقوف ہے مرزا سلطان محمد کی موت پر۔ قاعدہ اصولی ہے مقدمۃ الواجب واجب نکاح جب ان ٹل ٹھیرا تو سلطان محمد کی موت بھی مرزا صاحب کی زندگی میں ضرور ہی ان ٹل ٹھیری چونکہ محمدی بیگم کا بعد انتقال اپنے خاوند سلطان محمد سلمہ اللہ کے بیوہ ہو کر نکاح مرزا میں آنا ضروری تھا جو نہیں ہوا اس لئے میں آپ کو اس خدائے علیم کے نام کا واسطہ دیکر حوالہ جات مذکورہ کے بعد صفحہ ۵۴ ضمیمہ انجام اتھم پر توجہ دلاتا ہوں جس میں مرزا سلطان محمد کی موت نہ آنے پر مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حق میں تمام مخلوق سے بدترین بننے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ میں حیران ہوں کہ ایسی منصوصات صریحہ کے ہوتے ہوئے آپ انجام اتھم صفحہ ۳۱ کی عبارت کیوں پیش کرتے ہیں جس میں مرزا سلطان محمد کی اڑہائی سالہ میعاد گذر جانے کا جواب ہے وہ میری پیش کردہ عبارت

تقدیر مبرم سے بے تعلق ہے اصل بات یہ ہے کہ سلطان محمد کی بابت جناب مرزا صاحب کی پیشگوئی دو صورتوں میں ہے ایک اڑہائی سالہ جس کی میعاد اگست ۱۸۹۴ء کو ختم ہونے پر اعتراضات شروع ہوئے تو آپ نے اس کو اندازی پیشگوئی قرار دیکر التوا میں پڑجانے کا اعلان کیا۔ اس التوا کی وجہ سلطان محمد کا خوف تبلایا اور اسی پر اس کو قسم کھانے کا صفحہ مذکور پر ذکر کیا ہے مجھے اس پیشگوئی اور اس کے التوا سے اس وقت بحث نہیں ہے دوسری صورت اس پیشگوئی کی یہ ہے جس کی عبارت میں نے نقل کی ہے کہ وہ تقدیر مبرم یعنی مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں اس کا مرنا ضروری ہے جس کی دنوں یا مہینوں یا سالوں سے تحدید نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اتنا ہی بتایا گیا ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی ہی کی زندگی میں مریگا اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوہ محمدی بیگم (خدا اس کو اس صدمہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے) مرزا صاحب کے الہام کے مطابق نکاح ثانی سے مرزا صاحب کی منکوحہ بنیگی جو نہ ہی اور نہ سلطان محمد مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں بلکہ آج تک فوت نہ ہوا ان صحیح واقعات سے چشم پوشی کرکے جو شخص یا جماعت مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کو سچا سمجھے میں ان کے حق میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ مالھولاء القوم لایکادون یفقھون حدیثا۔ اور اس شعر کے سوا میں کیا کہہ سکتا ہوں ؎

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے ‏ ‏ ‏ دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

اطلاع۔ اس پرچہ کا جواب آج ۲۵ر فروری ۱۹۲۳ء تک نہیں آیا ناظرین پرچوں کو ملاحظہ کرکے حق و باطل میں فیصلہ کرسکتے ہیں اللہ تعالےٰ سب کو ہدایت دے آمین۔

خاکسار

مرزا محمود علی بیگ

مرقوم ۲۵ر فروری ۱۹۲۳ء

سکرٹری انجمن اہلحدیث سکندرآباد دکن

قادیانیوں کے ہتھکنڈے
اور
ان کا جواب

ناظرین کرام! پنجابی نبی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی اور ان کی امت کے دعوے و عقائد یہ ہیں کہ جو شخص مرزا صاحب قادیانی کو نبی۔ رسول، مسیح موعود۔ مہدی مسعود۔ امام الزمان اور مجدد وغیرہ نہیں مانتا وہ کافر ہے اور اس کے پیچھے کسی مرزائی کی نماز درست نہیں چاہے مرزا صاحب کا منکر کیسا ہی عالم دیندار۔ موحد اور متبع سنت ہو وہ کافر کا کافر ہی رہیگا اور جہنم میں جائیگا۔ قادیانی امت نے دنیا بھر کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا رکھا ہے عام مسلمان جب مرزا صاحب قادیانی کے جھوٹے دعوے اور الہامات اور غلط پیشگوئیوں کا انکار کرتے اور ان ہی کی کتابوں سے ان کا جھوٹ ثابت کرتے ہیں تو قادیانی لوگ تنگ آکر دو باتیں پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ مباہلہ کر لو جس میں دونوں فریق (محمدی اور احمدی) جھوٹے پر لعنت کریں۔ پھر دیکھو سال تک کیا ہوتا ہے۔ اس کا جواب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب فاتح قادیان نے یہ دیا ہے کہ سال بھر کی مدت کسی روایت میں نہیں بلکہ تفسیر معالم التنزیل سے دکھایا کہ مباہلہ کی دعوت دینے والے کا اثر فریق ثانی پر فوراً ہونا چاہیے چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں لولا عنوا لمسیخوا (الحدیث) یعنی مباہلہ کرنے والے اگر مباہلہ کرتے تو فوراً مسخ کئے جاتے کیونکہ لو حرف شرط ہے اور شرط کی جزا متصل ہوتی ہے۔ پس جب کبھی قادیانی لوگ مباہلہ کی دعوت دیں تو ہمارے برادران اسلام ان سے لکھوا لیں کہ مباہلہ ہوتے ہی ہم پر اثر نہ ہوا تو قادیانی جھوٹے ہونگے اور مرزائی مذہب سے تائب ہونگے تائب نہونے کی صورت میں اتنی رقم بطور تاوان ادا کرینگے بلکہ اقرار نامہ کے ساتھ ہی رقم تاوان کسی امانتدار کے

پاس رکھوالیں۔

دوسرا ہتکھنڈا ان کا یہ ہے کہتے ہیں کہ آؤ قسم کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر ایک سال تک موت یا عذاب آئے اس کا جواب مولانا فاتح نے جو دیا ہے وہ بھائی مسلمانوں کے یاد رکھنے کے لئے درج ذیل ہے۔

قادیانی جماعت کو جواب

ملخص از اشتہار مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاتح قادیان بزمانہ ورود حیدرآباد دکن

(مورخہ ۶ فبروری ۱۹۳۳ء)

برادران اسلام: میں جب سے آیا ہوں میری تقریریں آپ نے سنیں آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ قادیانی مذہب کے جواب میں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتا میں تو صرف ان کے نبی رسول قادیان کے الفاظ سنا دیتا ہوں اس پر بھی میرے عنایت فرما قادیانی لوگ خفا ہیں چنانچہ جناب عبداللہ الہ دین صاحب احمدی سوداگر سکندرآباد نے ایک اشتہار دیا ہے جس میں موصوف نے لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ تکذیب مرزا صاحب پر ہمارے پیش کردہ عبارت میں حلف اٹھائیں تو ہم ان کو مبلغ پانسو روپیہ انعام دیں گے۔ اس عبارت میں سوائے طول فضول کے کچھ فائدہ نہیں بات صرف اتنی ہے کہ میں حلف اٹھاؤں کہ مرزا صاحب قادیانی دعوئ مسیحیت وغیرہ میں جھوٹے تھے اگر میں اس حلف میں جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر ہلاک ہو جاؤں وغیرہ۔

میں جلسہ ۵ فبروری ۱۹۳۳ء میں اعلان کر چکا ہوں کہ میں عبداللہ الہ دین صاحب کے الفاظ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں مبلغ پانسو روپیہ پہلے انعام لے لونگا۔ لیکن ایک سال تک میں زندہ سلامت رہا تو یقیناً احمدیوں کے نزدیک بھی سچا ثابت ہونگا پس عبداللہ الہ دین صاحب اور میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) تحریر کردیں کہ بعد سال ہم آپ کو سچا جانکر بحکم قرآن شریف کی نوا مع الصادقین مرزا صاحب قادیانی کا

مذہب چھوڑ کر مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ ہو کر تبلیغ کریں گے اور دونوں یا کوئی ایک ایسا نہ کریں گے تو دس ہزار روپیہ انعامی رقم مولوی ثناء اللہ کو دینگے۔ اگر خیال ہو کہ عبد اللہ الہ دین صاحب اس عہد کے ذمہ دار اس لئے ہوں گے کہ انہوں نے اشتہار دیا خلیفہ قادیانی کیوں عہد لکھیں اس کا جواب یہ ہے کہ اسی مضمون کا ایک اشتہار منشی قاسم علی احمدی قادیانی نے دیا تھا تو اس پر لکھا تھا بحکم خلیفہ صاحب قادیان چونکہ حیدر آبادی اشتہار کا مضمون در اصل وہی مضمون ہے نیز خلیفہ سب کی جڑ بنیاد ہے اس لئے دونوں سے عہد لیا جائیگا۔

اطلاع عام

مولانا امرتسری مدظلہ العالی کا مذکورہ بالا جواب سنکر قادیانی امت چوکڑی بھول گئی اور ہوش میں آکر خاموش بیٹھ گئی اور آئندہ بھی امید نہیں کہ مولانا کے تجویز کردہ شرائط کو قبول کرکے کوئی قادیانی میدان میں آسکے سہ

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ٭ وہ ساری شیخی جاتی رہی دو گھڑی کے بعد

برادران اسلام سے توقع کیجاتی ہے کہ قادیانی لوگ جب کبھی سر اٹھائیں تو ان سے بطریق مذکورہ بالا اقرار نامہ لکھوا لیا کریں گے تا اس جھوٹے نبی اور اس کے فرقہ باطلہ کی پوری قلعی کھل جاوے۔

خاکسار سکرٹری

قادیانی مباحثہ دکن کا اثر

اخبار رہبر دکن مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۴۱ھ میں غلام صمدانی خانصاحب ساکن پل قدیم حیدرآباد نے اپنے اور اپنے (۹) متعلق کے قادیانی مذہب سے تائب ہونے کی اطلاع درج کرائی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے وعظوں اور خصوصا سکندرآباد کے مناظرے کے اثر سے قادیانی مذہب کو ترک کر دیا آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر قادیانی مذہب سچے اصول پر قایم ہوا ہوتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ لوگ دب جاتے ہم نے دیکھا کہ حضرات احمدی کی مناظرے کے روز عجیب حالت تھی کوئی گفتگو ان کی قرینہ کی نہ تھی۔

مذکورہ بالا دس حضرات کے علاوہ شیخ حسین صاحب ضلع میدک اور فضل اللہ صاحب اور محمود علی صاحب حیدرآبادی وغیرہ کے قادیانی مذہب سے تائب ہونیکی اطلاعیں اخبار مذکور میں درج ہوئی ہیں۔ الحمد للہ۔ مولف

کتب مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

بابتہ تردید قادیانی

الہامات مرزا مرزا قادیانی کے الہامات کی مفصل تردید معہ جواب حق نما ۱۲ ؍

فاتح قادیان مرزا قادیانی کی فیصلہ کن دعا بحق ابوالوفا ثناء اللہ بر لدھیانوی مباحثہ جس پر بہ فیصلہ ثالث تین سو روپیہ اسلامی مناظر کو انعام ملا ۶ ؍

نکاح مرزا مرزا قادیانی کی الہامی نکاح والی پیشگوئی کی تردید قابل دید ۳ ؍

تاریخ مرزا مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات از ابتدا تا انتہا قابل دید مفصل ۸ ؍

مرقع قادیان مرزا قادیانی کے خیالات و مقالات متفرقہ کا عجیب و غریب جواب ۶ ؍

شہادۃ القرآن حصہ اول ۱۴ ؍

شہادۃ القرآن حصہ دوم ۱۰ ؍

صحیفہ محبوبیہ ۶ ؍

عقائد مرزا ۱ ؍

چیستان مرزا ۶ ؍

شاہ انگلستان اور مرزا قادیانی ۲ ؍

فتح ربانی ۲ ؍

استنکاف فسخ نکاح مرزائیاں ۴ ؍

مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں جو مولانا کی تصنیف سے ہیں۔

کلمہ طیبہ	۳ ؍	حق پرکاش	۱۰
شریعت اور طریقت	۲ ؍	نیر اسلام	۸ ؍
السلام علیکم	۳ ؍	جہاد وید	۶ ؍
اسلامی تاریخ	۳ ؍	خصائل النبی	۲ ؍
ہدایت الزوجین	۲ ؍	ادب العرب	۱۲
ترک اسلام	۱۰	توحید و تثلیث	۴ ؍
الفوز العظیم	۴ ؍	بحث تناسخ	۶ ؍
ثمرات تناسخ	۶ ؍	اہلحدیث کا مذہب	۸ ؍
میل وطلاپ	۵ ؍	مناظرہ نگینہ	۸ ؍
حدوث وید	۴ ؍		
تقلید شخصی اور سلفی	۰۷ ؍		
اجتہاد و تقلید	۸ ؍		

تمام کتابیں ملنے کا پتہ۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر پنجاب